www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

سلسلہ اشاعت نمبر (۳)

[نا]م کتاب:-----فضیلۃ الشیخ محمد علی مراد رحمۃ اللہ علیہ

[مص]نف:------عبدالحق انصاری

[طب]ع اول:------۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

[مطب]ع:--------

[صفح]ات:------۳۲

[قیم]ت:------

[کمپ]وزنگ:----الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ، لاہور 7225944

ناشر

بھاء الدین زکریا لائبریری

بمقام چھونبی تحصیل ونزد چوا سیدن شاہ

ضلع چکوال (پنجاب) پوسٹ کوڈ ۴۸۳۲۱

اسلامی جمہوریہ پاکستان

انتساب

محدث حجاز و شیخ العلماء مکہ مکرمہ

ڈاکٹر سید محمد بن علوی مالکی حسنی حفظہ اللہ تعالیٰ

کے نام

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ہی میں مبلغ اسلام مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی، غزالیِ زمان مولانا علامہ سید احمد سعید کاظمی اور مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن قادری الہ آبادی رحمہم اللہ تعالیٰ کے شامی نژاد خلیفہ شیخ محمد علی مراد رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی، ذیل کی سطور میں مراد خاندان کے بعض اکابر علماء ومشائخ نیز شیخ محمد علی مراد کے مختصر حالات پیش کئے جاتے ہیں۔

حلب اور دمشق کے بعد شام کے تیسرے بڑے شہر حماہ میں آباد خاندان ''مراد''، فقہاء احناف اور مشائخ نقشبند کی حیثیت سے ممتاز مقام رکھتا ہے، اس خاندان کے جد اعلیٰ مراد آغا ابن خالد آغا اب سے تقریباً ڈیڑھ صدی پہلے سلاطین عثمانیہ کے دور میں مشرقی ترکی میں شامل کرد علاقہ کے موضع ''وان'' سے ہجرت کر کے حماہ جا بسے، وہیں پر شادی کی اور تین بیٹے ایک بیٹی ہوئی اور اسی شہر میں آپ نے وفات پائی۔ اس خاندان کی ایک شاخ آج بھی وان میں آباد ہے اور اب شیخ فضل بن شیخ عبدالعزیز مراد اس کے اہم افراد میں سے ایک ہیں

1۔ مفتیٔ اعظم حماہ شیخ محمد سلیم مراد الازہری رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۳۰۸ھ)

شیخ مراد آغا کے فرزندوں میں شیخ محمد سلیم مراد اس خاندان کے اہم عالم و عارف کامل ہوئے۔ آپ حماہ میں پیدا ہوئے اور وہاں کے اکابر علماء شیخ حسین حمید نیز شیخ محمد الدباغ رحمہم اللہ تعالیٰ سے تعلیم پائی شیخ محمد الدباغ متعدد کتب کے مصنف اور حماہ شہر کے امین فتویٰ تھے۔ آپ کی تصنیفات ابھی تک غیر مطبوع ہیں، آپ نے عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۴۳ھ) کی کتاب ''کفایۃ الغلام'' پر حواشی اور پھر شرح لکھی، جس کا

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

دو جلدوں پر مشتمل آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا مخطوط آج بھی حماہ میں مراد خاندان کے ذخیرہ کتب میں محفوظ ہے۔ شیخ محمد الدباغ نے ۱۲۸۸ھ میں وفات پائی۔

شیخ محمد سلیم مراد نے شیخ محمد الدباغ وغیرہ علماء حماہ سے بھرپور استفادہ کے بعد مزید حصول علم کے لیے مصر کی راہ لی اور جامعہ ازہر شریف میں داخلہ لے کر وہاں کے اکابر علماء شیخ الازہر شیخ ابراہیم باجوری (۱۲۱۲ھ ——— ۱۲۷۷ھ) وغیرہ سے اسانید حاصل کیں جو آپ کے ورثاء کے پاس موجود ہیں۔ شیخ محمد سلیم مراد مصر سے واپسی پر حج و زیارت کی سعادت حاصل کر کے حماہ پہنچے اور شہر کی جامع مسجد سے وابستگی اختیار کر کے اندرون شہر اور اس کے گرد و نواح میں فتویٰ کے اجراء، شرعی مقدمات کے تصفیہ، مدرس و مصلح کی حیثیت سے شہرت پائی اور آپ علاقہ کی قابل احترام شخصیت تسلیم کیے گئے۔ آپ مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کے درمیان مخاصمت و نفرت دور کرنے، صلح اور بھائی چارہ کی فضا پیدا کرنے حتیٰ کہ قتل جیسے معاملات سلجھانے میں مصروف رہے۔

شیخ محمد سلیم مراد شام کے ممتاز فقہاء احناف میں شمار ہوئے، آپ نے صوفیہ کے سلسلہ نقشبندیہ میں شیخ عبد اللطیف نقشبندی سے خلافت، پائی نیز سلسلہ رفاعیہ میں حماہ کے حریری مشائخ سے اور سلسلہ قادریہ میں شہر کے گیلانی سادات سے اور سلسلہ بدویہ میں شیخ جدوع حموی کے گھرانہ سے استفادہ کیا، بعد ازاں ان تمام سلاسل بالخصوص سلسلہ نقشبندیہ میں لوگوں کی تربیت کی۔ شیخ محمد سلیم مراد نے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ کو حماہ میں وفات پائی۔ آپ کے شاگردوں میں سے آپ کے فرزند شیخ محمد علی مراد اول کے علاوہ شیخ محمد سعید لطفی (م ۱۳۷۰ھ) اور شیخ حسین طیبانی رحمہم اللہ تعالیٰ ملک کے مشاہیر علماء میں سے ہوئے۔

2- مفتی اعظم حماہ شیخ محمد علی مراد اول رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۳۴۳ھ)

شیخ محمد علی مراد اول ابن شیخ محمد سلیم مراد اول نے اپنے والد کے علاوہ شیخ احمد الدباغ بن شیخ محمد دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم پائی اور آپ شیخ احمد دباغ کے سب سے اہم شاگرد تھے علاوہ ازیں آپ نے مختلف علوم و سلاسل تصوف میں متعدد اکابر علماء و مشائخ سے استفادہ کر

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

کے اسناد حاصل کیں جو مراد خاندان کے ذخیرہ کتب میں محفوظ ہیں۔

شیخ محمد علی مراد اول حماہ شہر میں امام و خطیب، مدرس اور مفتی کی خدمات انجام دیتے رہے اور مقامی حکمرانوں نیز عوام کے ساتھ مل کر مسائل کے حل اور مقدمات کے تصفیہ کے لئے سرگرم عمل رہے اور اپنے جلیل القدر والد گرامی کی خدمات کے سلسلہ کو مزید آگے بڑھایا۔ آپ نے نقشبندی سلسلہ میں والد ماجد سے خلافت پائی۔ آپ کے شاگرد شیخ محمد بشیر مراد لکھتے ہیں کہ شیخ محمد علی مراد اول ”عالم زمانہ مربی السالکین و قدوۃ العماء و المتبحر فی کل علم و فن“ تھے۔ شیخ محمد علی مراد اول نے ربیع الاول ۱۳۴۳ھ کو حماہ میں وفات پائی اور آپ کے شاگردوں میں سے آپ کے بھائی شیخ احمد مراد بن شیخ محمد سلیم مراد اول، آپ کے بیٹے شیخ محمد ظافر مراد کے علاوہ شیخ محمد زاکی وندشی اور نواحی گاؤں حلفایا کے شیخ موسیٰ اہم علماء و مشائخ میں سے ہوئے۔

شیخ محمد علی مراد اول کے چار بیٹے ہوئے، شیخ محمد سلیم مراد ثانی، شیخ محمد ظافر مراد، شیخ محمد نجیب مراد اور شیخ محمد شامل مراد رحمہم اللہ تعالیٰ۔

3- مفتی اعظم حماہ شیخ احمد مراد رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۹ھ)

شیخ احمد مراد بن شیخ محمد سلیم مراد اول تقریباً ۱۲۹۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۰۸ھ میں آپ کے والد ماجد نے وفات پائی تو آپ کی عمر محض دس برس تھی۔ چنانچہ آپ کی تعلیم و تربیت کی تمام تر ذمہ داری آپ کے بڑے بھائی شیخ محمد علی مراد اول نے نبھائی۔ شیخ احمد مراد کے دیگر اساتذہ میں تاج العلماء العاملین امام المحدثین شیخ بدر الدین حسنی دمشقی (م ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء) عالم جلیل و فاضل نبیل شیخ محمد طاہر ملا الکیالی نقیب اشراف ادلب، عالم فاضل و مجاہد کبیر سید احمد سنوسی حسنی ادریسی (م ۱۳۵۱ھ/ ۱۹۳۲ء) اور فاضل محقق امام مدقق شیخ محمد خالد حمصی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے اکابر علماء و مشائخ کے اسماء گرامی شامل ہیں۔

۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء میں آپ کے بھائی و استاد شیخ محمد علی مراد اول نے وفات پائی تو ان کی جگہ آپ مراد خاندان کے سربراہ نیز حماہ شہر کے مفتی اعظم ہوئے اور درس و تدریس،

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

امامت وخطابت نیز اپنے بزرگوں کے جاری کردہ تبلیغی و سماجی خدمات کے کاموں کو آگے بڑھایا- آپ جامع مسجد مسعود حماہ میں امامت فرماتے اور اسی مسجد میں صبح علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی علم حدیث پر کتاب جامع صغیر کا درس دیا کرتے اور شرکاء کو اس کی چالیس احادیث حفظ کراتے نیز ان کے مطالب ذہن نشین کراتے- پھر عقیدہ باجوری اور ادعیہ ماثورہ حفظ کراتے- دن بھر آپ درس وتدریس، شرعی مسائل کے جوابات، دنیاوی معاملات کے حل میں لوگوں کی مدد میں مصروف رہتے- آپ بالعموم میراث، نحو، فقہ وغیرہ علوم کی تعلیم دیا کرتے- باقی اوقات عبادت میں مشغول رہتے- آپ کے شاگردوں میں قطب شام فقیہ محدث صاحب تصانیف شیخ محمد الحامد حموی نقشبندی مجددی (م ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء) علامہ فقیہ محدث محقق شیخ عبدالفتاح ابوغدہ حلبی (م ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء) شیخ العلماء حمص، پیر طریقت شیخ احمد کعکی شافعی نقشبندی مجددی (۱۳۱۷ھ/۱۴۱۸ھ) اور شیخ محمد علی مراد ثانی رحمہم اللہ تعالیٰ عالم عرب کے مشہور علماء ومشائخ میں سے ہوئے-

شیخ احمد مراد رحمۃ اللہ علیہ فقیہ حنفی، زاہد وعابد، مصلح ومرشد تھے- آپ نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں اپنے بھائی شیخ محمد علی مراد اول کے علاوہ بقیۃ السلف شیخ محمد سلیم خلف حمصی رحمہم اللہ تعالیٰ سے خلافت پائی- آپ سند روایت وخلافت یا فتویٰ جاری کرتے ہوئے اپنا نام یوں تحریر کرتے:-

"خادم العلم الشريف و أمين الفتوىٰ بحماه أحمد بن الشيخ سليم المراد الكردي النقشبندي"

۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء میں شیخ احمد مراد حج وزیارت کے لئے حجاز مقدس حاضر ہوئے تو وہاں کے علماء نے آپ سے اسناد حاصل کیں- مکہ مکرمہ کے عالم فاضل، مدرس، صاحب تصانیف کثیرہ شیخ محمد یاسین فادانی شافعی انڈونیشی مکی (م ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء) نے علامہ محدث فقیہ ناسک شیخ احمد مراد رحمۃ اللہ علیہ سے سند روایت پائی-

شیخ احمد مراد نے ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء میں وفات پائی- اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے

اور دو بیٹیاں عطا کی تھیں- آپ کے تینوں بیٹے شام کے جلیل القدر علماء میں سے ہوئے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

شیخ عبدالعزیز مراد، شیخ محمد سیادی مراد اور شیخ محمد بشیر مراد رحمہم اللہ تعالیٰ- آپ کی دونوں بیٹیاں بھی عالمہ فاضلہ وزاہدہ تھیں، اور دینی امور میں خواتین کی بھرپور رہنمائی کرتی تھیں- ان میں سے ایک کی شادی قطب شام شیخ محمد الحامد الازہری رحمۃ اللہ علیہ سے انجام پائی-

4- مفتی اعظم حماہ شیخ عبدالعزیز مراد رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۵ھ)

شیخ عبدالعزیز مراد بن شیخ احمد مراد رحمۃ اللہ علیہ نے تمام تعلیم اپنے والد سے مکمل کی نیز آپ سے سلسلہ نقشبندیہ میں خلافت پائی- بعد ازاں آپ والد گرامی کے معاون خاص ہوئے اور فتویٰ کے اجراء، کتابت اور امامت وخطابت، تدریس میں ان کی مدد کرنے لگے- نیز اپنے چچازاد بھائی شیخ محمد ظافر مراد رحمۃ اللہ علیہ جو شہر کی دوسری جامع مسجد میں درس دیا کرتے تھے اور طویل عرصہ مرض میں مبتلا رہے ان کی جگہ اس مسجد میں آپ ظہر اور پھر مغرب کے بعد درس دیا کرتے- شیخ احمد مراد نے ۱۳۷۹ھ میں وفات پائی تو آپ کے فرزند جلیل شیخ عبدالعزیز مراد نے باقاعدہ طور پر مفتی حماہ کا منصب سنبھالا اور اپنی وفات ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۶ء تک اس منصب پر خدمات انجام دیتے رہے- آپ کے سات فرزند ہوئے اور سبھی نے شرعی علوم حاصل کئے-

5- فقیہ حنفی شیخ محمد سیادی مراد الازہری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۷ھ)

شیخ محمد سیادی مراد بن شیخ احمد مراد رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے اور اپنے والد کے علاوہ بڑے بھائی شیخ عبدالعزیز مراد سے تعلیم کا آغاز کیا پھر مدرسہ دارالعلوم شرعیہ حماہ میں داخلہ لیا اور وہاں شیخ محمد توفیق الصباغ شیرازی حموی شافعی (۱۲۹۲ھ — ۱۳۹۱ء) کی شاگردی اختیار کی نیز مدرسہ کے دیگر اساتذہ سے استفادہ کیا- ان دنوں شام کے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

سب سے بڑے شہر حلب میں قائم مدرسہ خسرویہ کو علمی حلقوں میں اہم مقام حاصل تھا اور اسے شام کی جامعہ الازہر کہا جاتا تھا چنانچہ شیخ محمد سیادی مراد حماہ کے مدرسہ سے فارغ ہونے کے بعد حلب روانہ ہوئے اور مدرسہ خسرویہ میں مفتی احناف شیخ احمد عساف کردی حلبی (م ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء)، فقیہ حنفی شیخ احمد الزرقا (م ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء)، فقیہ شافعی ومرشد السالکین شیخ عیسیٰ البیانونی نقشبندی (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)، مفتی شافعیہ شیخ محمد اسعد العبجی (م ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء)، فقیہ حنفی شیخ ابراہیم السلقینی (م ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء)، علم فرائض کے ماہر شیخ محمد الناشد حنفی (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) محدث و مؤرخ شیخ محمد راغب الطباخ (م ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء)، علامہ شیخ احمد الشماع حنفی (م ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء)، شیخ المعقول علامہ فیض اللہ کردی حلبی شافعی اور نحوی فقیہ شیخ عبداللہ حماد شافعی (م ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) جیسے اکابر علماء ومشائخ سے تعلیم وتربیت پانے کے بعد مدرسہ خسرویہ کی اعلیٰ ترین سند حاصل کی اور پھر مزید حصول علم کے لئے شیخ محمد سیادی مراد حماہ سے مصر کے دارالحکومت قاہرہ پہنچے جہاں جامعہ الازہر کے شریعت کالج میں داخلہ لیا اور وہاں اکابر علماء قاہرہ، شیخ الازہر شیخ محمد المراغی (م ۱۹۴۵ء)، شیخ محمد مامون الشناوی (م ۱۹۵۰ء) جو بعد میں شیخ الازہر ہوئے، شیخ یوسف السنھوری، شیخ عیسیٰ منون، شیخ ابراہیم حمروش (م ۱۹۶۰ء) بعد میں شیخ الازہر ہوئے شیخ محمد الجمل، علامہ مفسر فقیہ شیخ یوسف دجوی مالکی (م ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء)، فقیہ حنفی شیخ محمد زاہد الکوثری نقشبندی مجددی (م ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء) اور شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی (م ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) سے اخذ کیا اور ۱۹۴۳ء میں جامعہ الازہر سے شرعی قوانین پر تخصص کی ڈگری لے کر وطن لوٹے۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد شیخ محمد سیادی مراد شام کی وزارت عدل سے وابستہ ہوئے اور ملک کے مختلف علاقوں میں قاضی تعینات رہے۔ اسی دوران ۱۹۴۴ء میں لاذقیہ شہر کے نقیب اشراف شیخ محمد محاسن الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی دختر سے آپ کی شادی ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد آپ وزارت عدل سے وزارت اوقاف میں منتقل ہو گئے اور دینی تعلیم کیلئے ملک بھر کے

ڈائریکٹر بنائے گئے۔ اسی دوران آپ اہل خانہ سمیت حماہ سے دمشق آگئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔ ۱۳۹۷ھ میں آپ حسب معمول عید منانے کیلئے دمشق سے حماہ آئے اور وہاں کی جامع مسجد میں نماز عید کی امامت وخطابت فرمائی پھر اپنے بھائی شیخ محمد بشیر مراد کی معیت میں اپنے عزیزوں سے ملاقات کیلئے ان کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ عید کے دوسرے روز شہر حمص جا کر وہاں اپنے عزیز واقارب اور دوستوں سے ملاقاتیں کیں پھر اسی روز بوقت عصر واپس حماہ آگئے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا چند منٹ بعد بغیر کسی مرض وتکلیف کے آپ کی روح اقدس اس جہان فانی سے پرواز کر گئی۔ آپ نے ۱۱ر ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ / ۲۱ر نومبر ۱۹۷۷ء کو وفات پائی۔ بقول شیخ محمد بشیر مراد، شیخ محمد سیادی مراد الازہری حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ عالم جلیل، فقیہ حنفی کبیر، فروع واصول کے عالم واسع الاطلاع فی الحدیث والتفسیر، آیات احکام اور ان سے متعلق شرعی علوم کے خصوصی ماہر، خطیب بے بدل، مرشدِ کامل، عظیم داعی، زاہد وعابد اور آداب وسلوک نیز سنت رسول ﷺ کی حفاظت کرنے والے تھے۔

6- مفتی اعظم حماہ شیخ محمد بشیر مراد الازہری

آپ شیخ احمد مراد کردی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں، آپ کی ولادت تقریباً ۱۹۱۵ء میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے والد کے علاوہ حماہ کے پرائمری اسکول میں حاصل کی، پھر مدرسہ شرعیہ حماہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے تکمیل کے بعد قاہرہ پہنچے اور اپنے بڑے بھائی شیخ محمد سیادی مراد رحمۃ اللہ علیہ جو پہلے سے وہاں زیر تعلیم تھے، انہی کی طرح جامعہ الازہر کے شریعت کالج میں داخلہ لیا اور شرعی قوانین میں تخصص کرنے کے بعد ۱۹۴۸ء میں واپس حماہ آئے۔ انہی ایام میں شام کی وزارت تعلیم کو اسلامی علوم کے اساتذہ کی ضرورت تھی، شیخ محمد بشیر مراد نے مقابلہ کا امتحان پاس کیا اور مذکورہ وزارت کی طرف سے دیرالزور نامی قصبہ میں استاد تعینات کئے گئے۔ دو سال بعد آپ وزارت عدل میں قاضی بنائے گئے اور ملک کے مختلف علاقوں میں عدل وانصاف کی ذمہ داری نبھائی، بالآخر لاذقیہ شہر میں طویل عرصہ قاضی رہے اور وہاں متعدد مقدمات کے فیصلے کرنے میں مظلومین کی کھلی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اعانت کی اور فیصلہ کرتے ہوئے اسلامی قوانین کی حتی الامکان پاسداری کی تا آنکہ اہل شہر آپ کی سیرت اور ہمت وشجاعت کے قائل ہوگئے۔بعض سرکاری اہل کاروں نے آپ کو اس عہدہ سے ہٹانے کی بھرپور کوشش کی۔۱۹۵۸ء میں آپ حماہ کے قاضی مقرر کیئے گئے اور وہاں تین برس خدمات انجام دیں اسی دوران ۱۹۶۰ء میں آپ کے والد مفتی اعظم حماہ شیخ احمد مراد نے وفات پائی تو ان کی جگہ شیخ محمد سعید النعسانی وردی شافعی ثم حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۷ء) حماہ کے مفتی اعظم اور شیخ محمد بشیر مراد حماہ سے ملحقہ علاقہ ''سلیمہ'' کے مفتی مقرر کیئے گئے اور جب شیخ محمد سعید نعسانی نے وفات پائی تو شیخ محمد بشیر مراد حماہ کے مفتی اعظم بنائے گئے نیز آپ نے تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

۱۹۶۴ء کو شام میں اشتراکی نظام رائج ہوا پھر ۱۹۶۶ء میں فوجی انقلاب آیا۔۱۹۷۱ء میں ملک کی اقلیت نصیری شیعہ سے تعلق رکھنے والے حافظ الاسد نے ملک کی باگ ڈور سنبھالی، جس پر شام کی اکثریت، اہل سنت و جماعت کے علماء وزعماء پر ابتلاء کا دور شروع ہوا۔حافظ الاسد نے ملک کا نظام اشتراکیت ولادینیت پر کھڑا کیا، جس پر اہل سنت کے علماء و مشائخ نے اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے تین راستے اختیار کیے۔ملکی حالات سے صرف نظر کرنے کا صاف مقصد یہ تھا کہ عوام کو حکمرانوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے، جس کا منطقی نتیجہ ملک میں لادینیت اور شیعیت کے فروغ کی صورت میں سامنے آتا۔چنانچہ بعض علماء نے یہ راستہ اختیار کیا کہ سرکاری عہدوں سے وابستہ رہ کر ملکی قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے مسلک اہل سنت کی تبلیغ واشاعت اور عقائد کے تحفظ پر توجہ مرکوز رکھی جائے۔جبکہ کچھ علماء ومشائخ سرکاری عہدوں سے الگ رہ کر ملک کے اندر موجود رہتے ہوئے۔حکومت سے محاذ آرائی کی کیفیت پیدا کئے بغیر، عوام سے رابطہ رکھ کر مختلف اسلامی علوم وفنون پر تصنیف و تالیف، درس وتدریس اور دعوت وارشاد کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔کچھ علماء دوسرے راستہ سے آگے بڑھے اور ملکی نظام نیز حکمرانوں پر کھل کر تنقید کی، جس کے نتیجہ میں انہیں جلاوطن کیا گیا یا پھر ان کو اس قدر مصائب میں مبتلا کیا گیا کہ وہ ملک سے ہجرت کرنے پر مجبور

www.nafseislam.com

ہوگئے۔بہت سے شامی نژاد علماء ومشائخ آج بھی دنیا بھر کے مختلف ممالک میں سالہا سال سے مقیم ہیں۔ملک بھر میں سرکاری وغیر سرکاری مناصب پر خدمات انجام والے کچھ علماء نے تیسرا طریقہ اپنایا اور حافظ الاسد نظام حکومت اور اس کے نتیجہ میں شامی معاشرہ پر مرتب ہونے والے اثرات کو لگام دینے کیلئے پوری شدت سے صدائے حق بلند کی۔ایسے علماء و مشائخ کو حکومت نے قید کیا، سزائے موت دی اور ان کے قتل تک سے گریز نہیں کیا۔مفتی اعظم حماہ شیخ محمد بشیر الازہر حنفی نقشبندی انہی علماء میں سے ایک ہیں۔۱۹۸۲ء میں آپ لاپتہ قرار دیئے گئے۔عام خیال یہ ہے کہ حکومت نے آپ کو خفیہ طریقہ سے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔لیکن اب اٹھارہ برس ہونے کو آئے ابھی تک آپ کے زندہ ہونے یا وفات کی تصدیق کسی سرکاری یا غیر سرکاری ذریعہ سے نہیں ہوئی۔آپ بقید حیات ہیں، جیل میں طبعی وفات پائی یا قتل کیے گئے؟ ہر حال میں اللہ تعالی آپ پر رحمتیں نازل فرمائے، آمین۔آپ کے پانچ فرزند ہیں۔

7۔خطیب اعظم حماہ شیخ محمد ظافر مراد رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۹ھ)

شیخ محمد ظافر مراد بن شیخ محمد علی مراد اول بن شیخ محمد سلیم مراد اول نے اپنے والد گرامی کے علاوہ چچا شیخ احمد مراد سے تعلیم پائی۔پھر امامت وخطابت، تدریس میں ان بزرگوں کے معاون ہوئے۔آپ کے والد نے وفات پائی تو ان کی جگہ آپ نے حماہ کی جامع مسجد میں ظہر ومغرب کے بعد درس کا سلسلہ جاری رکھا، نیز شہر کے گردونواح میں جاری درس وتدریس، رشد وہدایت کے کام کو آگے بڑھایا۔عشقِ رسول ﷺ شیخ محمد ظافر مراد کی رگ رگ میں بسا ہوا تھا، تلاوت قرآن مجید، ذکر، اوراد واذکار، تہجد ونوافل کے علاوہ دیگر تمام اوقات میں درود شریف پڑھتے رہنا آپ کے معمولات میں سے تھا۔آپ نے حد درجہ مہمان نواز طبیعت پائی کوئی دن ایسا نہ ہوتا کہ حماہ کے اطراف سے آپ کے احباب آپ کے مہمان نہ ہوتے، آپ خود چائے وغیرہ مشروبات بنا کر ان کی تواضع کرتے اور مسرور ہوتے۔شیخ محمد ظافر مراد کی شادی مرشد کبیر وفقیہ شافعی شیخ محمد ابوالنصر خلف حمصی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

www.nafseislam.com

(م ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء) کے ایک اہم مرید الحاج محمود سلوم سکنہ خالدیہ نزد حماہ کی دختر سے ہوئی
جن سے چار بیٹے اور چھ بیٹیاں تولد ہوئیں - آپ کی اولاد حماہ میں اپنے آبائی گھر میں سکونت
پذیر ہے، آپ کے ایک فرزند حافظ محمد رضوان دبئی میں استاد ہیں - شیخ محمد ظافر مراد نے
رمضان ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء میں وفات پائی -

8- صدر رابطۃ العلماء حماہ شیخ محمد علی مراد رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۲۱ھ)

فضیلۃ الشیخ محمد علی مراد ثانی ابن شیخ محمد سلیم مراد ثانی بن شیخ محمد علی مراد اول ابن شیخ
محمد سلیم مراد اول بن مراد آغا رحمہم اللہ تعالیٰ - ربیع الاول ۱۳۳۷ھ/۱۸ فروری ۱۹۱۸ء کو حماہ
میں پیدا ہوئے، تعلیم کا آغاز اپنے چچا شیخ محمد نجیب مراد اور والد کے چچا شیخ حسن مراد کے علاوہ
شیخ حسن دندشی شحنہ کی شاگردی سے کیا - ۱۹۲۸ء میں حماہ کے اسکول میں داخلہ لیا جہاں پانچ
سال تعلیم پائی اور فرنچ زبان سمیت مروجہ نصاب کی تعلیم پا کر اسکول بھر میں تیسرے نمبر پر
کامیاب ہوئے - ۱۹۳۳ء میں اپنے چچا زاد بھائی شیخ محمد بشیر مراد کے ساتھ حماہ کے مدرسہ
شرعیہ میں داخلہ لیا، ان دنوں جماعت العلماء حماہ کے صدر شیخ محمد توفیق الصباغ شیرازی اس
مدرسہ کے صدر مدرس تھے چنانچہ شیخ محمد علی مراد ثانی نے یہاں شیخ توفیق صباغ، شیخ محمد زا کی
دندشی وغیرہ علماء سے تین سال تعلیم حاصل کی، اس دوران شہر کی مساجد میں قائم مدارس میں
مراد خاندان کے علماء بالخصوص اپنے والد کے چچا شیخ احمد مراد کے حلقہ درس میں بھی پڑھتے
رہے اور ساتھ ہی تدریس اور امامت وخطابت شروع کی - ۱۹۳۶ء میں مدرسہ شرعیہ حماہ سے
فراغت کے بعد مدرسہ خسرویہ حلب میں داخلہ لینے کا ارادہ کیا، قبل ازیں اس مدرسہ میں قطب
شام شیخ محمد الحامد، شیخ عبداللہ الحلاق، شیخ صالح نعمان اور شیخ محمد سیادی مراد جیسے اکابر علماء حماہ
تعلیم پا چکے تھے -

شیخ محمد علی مراد ثانی نے حصول علم کیلئے حلب جانے کے ارادے سے اپنے والد ماجد
کو باخبر کیا تو وہ اپنے فرزند کو دوسرے شہر بھیجنے پر متردد ہوئے - اس پر آپ نے یہ معاملہ مرشد
کامل شیخ محمد ابوالنصر خلف حمصی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچایا اور ان کے حکم پر آپ کے

والد آپ کو حلب بھیجنے پر رضامند ہو گئے - ادھر مدرسہ خسرویہ نے ملک کے مختلف علاقوں کے
طلبہ کیلئے آبادی کے تناسب سے کوٹہ مقرر کر رکھا تھا - اسلئے شیخ محمد علی مراد کو اس میں داخلہ لینے
میں دقت پیش آئی - اتفاق سے ان دنوں شیخ محمد ابوالنصر خلف نقشبندی حلب کے دورہ پر تھے،
ایک دن شیخ موصوف نیز مقامی علماء ومشائخ کو شیخ عیسیٰ بیانونی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا - شیخ محمد ابوالنصر اس دعوت میں شیخ محمد علی مراد کو بھی ساتھ لے گئے
اور وہاں پر موجود مدرسہ خسرویہ کے صدر مدرس شیخ مصطفیٰ باقو سے آپ کا تعارف کرایا کہ یہ
حماہ میں سکونت پذیر علم وفضل میں معروف مراد خاندان کے فرد ہیں، لہذا اس اہم خاندان کے
طالب علم کو اپنے مدرسہ میں ضرور داخلہ دیں - چنانچہ آپ کی سفارش پر شیخ محمد علی مراد کو مدرسہ
کے داخلہ امتحان میں بیٹھنے کی اجازت مل گئی - مؤرخ حلب شیخ محمد راغب الطباخ ممتحن تھے،
آپ نے امتحان میں کامیابی حاصل کی اور اس طرح آپ کو شام کے سب سے اہم مدرسہ
میں داخلہ مل گیا - شیخ عبدالفتاح ابوغدہ حنفی اور شیخ فوزی فیض اللہ حلبی پہلے سے وہاں پر زیر
تعلیم تھے، شیخ محمد علی مراد ان کے حلقہ احباب میں شامل ہوئے اور پھر ان علماء ومشائخ کے
درمیان یہ تعلق ان کی وفات تک استوار رہا - اس مدرسہ میں آپ نے شیخ مصطفیٰ باقو، شیخ
عبداللہ حماد شافعی، شیخ امین اللہ عیروخی حنفی (م ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء)، شیخ سعید الجمال، شیخ محمد
اللبابیدی حنفی اور شیخ محمد اسعد العبجی شافعی سے مختلف علوم اخذ کئے، ۱۹۳۷ء میں جبکہ آپ
یہاں پر دوسرے تعلیمی سال میں تھے آپ پر مرض سل نے شدید حملہ کیا، یہ اطلاع آپ کے
گھر تک پہنچی تو آپ کے والد آپ کو واپس حماہ لے آئے جہاں طویل عرصہ علاج کے بعد
آپ شفایاب ہوئے -

شیخ محمد علی مراد ثانی نے مرض سے نجات پانے کے بعد تعلیم کا سلسلہ پھر سے شروع
کیا اور حماہ میں ہی وہاں کے اکابر علماء شیخ احمد مراد، شیخ محمد زا کی دندشی وغیرہ کی شاگردی اختیار
کر کے اپنی پوری توجہ حصول علم پر مرکوز کر دی تا آنکہ ۱۹۴۴ء میں جامعہ الازہر میں داخلہ لینے کا
قصد کیا، آپ کے چچا زاد بھائی شیخ محمد بشیر مراد پہلے سے ہی وہاں پر زیر تعلیم تھے ادھر آپ

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

کے دوست شیخ عبدالفتاح ابوغدہ اور شیخ فوزی فیض اللہ حلبی بھی اسی برس مدرسہ خسرویہ سے
فارغ التحصیل ہو کر مزید تعلیم کیلئے جامعہ الازہر روانہ ہو چکے تھے- چنانچہ ان تینوں علماء شام
نے اکٹھے جامعہ الازہر کے داخلہ امتحان میں شرکت کی اور کامیاب ہوئے- شیخ محمد علی مراد
نے شریعت کالج سے رجوع کیا اور سال بھر تعلیم میں مگن رہنے کے بعد ۱۹۴۵ء میں تعطیلات
گزارنے وطن آئے تو آپ کی شادی آپ کے چچا شیخ محمد ظافر مراد رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی سے
انجام پائی اور قاہرہ واپسی پر آپ اہلیہ کو بھی ساتھ لیتے گئے اور وہاں مکان کرایہ پر لے کر پھر
سے تعلیم جاری رکھی-

شیخ محمد الحامد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ جو قبل ازیں جامعہ الازہر میں تعلیم پا چکے
تھے، ان کے توسط سے شیخ محمد علی مراد قیام قاہرہ کے ابتدائی ایام میں ہی وہاں کے اہم علماء و
مشائخ، غوث العباد جیسی اہم کتاب کے مصنف، مسجد سیدہ زینب کے خطیب شیخ مصطفیٰ حمامی
(م ۱۳۶۹ھ)، امام جلیل شیخ محمد زاہد الکوثری نقشبندی مجددی، عارف باللہ صاحب تصانیف
شیخ عبدالخالق البشراوی خلوتی شافعی (۱۳۰۵ھ/۱۳۶۶ھ)، محدث جلیل و صاحب تصانیف
کثیرہ شیخ عبداللہ صدیق الغماری مراکشی (م ۱۴۳۱ھ/۱۹۹۲ء) رحمہم اللہ تعالیٰ سے متعارف
ہو چکے تھے- اس علمی ماحول میں شیخ محمد علی مراد نے تعلیم کا دوسرا سال مکمل کیا اور موسم گرما کی
تعطیلات گھر پر گزارنے کیلئے شیخ محمد بشیر مراد کے ہمراہ وطن جانے کی تیاری شروع کی، اسی
دوران یونیورسٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ طلباء و علماء کا ایک وفد اس برس حج و زیارت
کیلئے جائیگا، لہذا جو لوگ اس میں اپنا نام درج کرانا چاہتے ہیں وہ دفتر سے رابطہ کریں اور اگر
ان کا نام منتخب ہو گیا تو انہیں چھٹیوں کے دوران بذریعہ تاران کے گھروں میں مطلع کیا جائے
گا- شیخ محمد علی مراد نے اس سفر مقدس کیلئے نام درج کرایا اور خود حماہ آ گئے- کچھ ہی دنوں بعد
آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کو یونیورسٹی کے حج وفد میں شامل کر لیا گیا ہے، لہذا ضروری
کاغذات کی تیاری کیلئے رجوع کریں، جب کہ اس سفر کے نصف اخراجات آپ کے ذمہ
ہوں گے، جامعہ الازہر کے اس حج وفد میں کل چھ طلباء شامل تھے جن میں سے پانچ مصری

نژاد تھے نیز سولہ اساتذہ بھی وفد کے ساتھ تھے- شیخ محمد زاہد الکوثری کے سوانح نگار شیخ احمد
خیری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۷ھ) بھی اس میں شامل تھے الغرض ۱۹۴۶ء میں جامعہ الازہر کا
یہ وفد شیخ الازہر شیخ مصطفیٰ عبدالرزاق (م ۱۹۴۷ء) کی سربراہی میں حج پر روانہ ہوا- اسی برس
حماہ سے شیخ محمد الحامد اپنی اہلیہ اور کمسن بیٹے شیخ محمود الحامد کے ہمراہ حج و زیارت پر آئے ہوئے
تھے- شیخ محمد علی مراد نے مکہ مکرمہ میں آپ سے ملاقات کی اور اس شہر مقدس میں آپ سے
استفادہ کیا- حج کے بعد شیخ محمد علی مراد مدینہ منورہ حاضر ہوئے، روضہ اقدس رسول اللہ ﷺ
پر پہلی بار حاضری دی- ان دنوں مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی
تالیف ''حسام الحرمین'' کے مقرظ شیخ عبدالقادر شلبی طرابلسی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ
(م ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء) مدینہ منورہ میں فقہاء احناف کے سرتاج تھے- شیخ محمد علی مراد انکی
خدمت میں حاضر ہوئے، ان سے استفادہ کیا اور سند اجازت حاصل کی- آپ واپس قاہرہ
پہنچے تو چند دن قبل جامعہ الازہر کے دروازے طالبان علم کیلئے پھر سے کھل چکے تھے- آپ شیخ
محمد بشیر مراد کے ساتھ مقیم ہوئے حتیٰ کہ ۱۹۴۸ء میں شیخ محمد علی مراد شریعت کالج سے فارغ
التحصیل ہو کر واپس حماہ آئے-

حماہ میں آپ نے تدریس و افتاء، امامت و خطابت میں اپنے بزرگوں کی معاونت
شروع کی- آپ تہیہ کئے بیٹھے تھے کہ اب مسجد سے وابستہ رہ کر دین کی خدمت جاری رکھوں گا
کہ اسی دوران شام کی وزارت تعلیم نے اساتذہ کی ضرورت کا اشتہار دیا جس پر شیخ محمد الحامد
نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو حکم دیا کہ دمشق جا کر وزارت تعلیم کے انٹرویو میں شرکت
کریں، لیکن شیخ محمد علی مراد نے آپ سے معذرت کر دی-

شیخ محمد الحامد نے فرمایا کہ سرکاری مدارس میں طلباء کی دینی رہنمائی کیلئے علماء کی
ضرورت ہے، لہذا آپ اس میدان میں قدم آگے بڑھائیں، چنانچہ آپ کے اصرار پر شیخ محمد
علی مراد نے یہ معاملہ اپنے اور شیخ محمد الحامد کے شیخ طریقت شیخ محمد ابوالنصر خلف کی خدمت میں
پیش کیا اور پھر ان دونوں مشائخ کے حکم پر آپ نے انٹرویو دینے کا فیصلہ کیا اور شیخ محمد علی مراد

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

کے احباب علماء ومشائخ میں سے کسی ایک کے گھر یہ محفل پیر کے دن منعقد کی جاتی - بعدازاں
یہ محفل مسجد تک منتقل ہوئی اور دمشق کی مساجد میں سے کسی ایک مسجد میں پیر کو بعد نماز فجر آپ
کی سرپرستی میں منعقد ہوتی، جس میں دمشق کے اکابر علماء ومشائخ شیخ محمد ہاشمی مالکی حسنی رحمۃ
اللہ علیہ (م ۱۹۶۱ء)، شیخ یحییٰ الصباغ (م ۱۹۶۱ء)، شیخ محمد سعید برہانی نقشبندی شاذلی رحمۃ اللہ
علیہ (م ۱۹۶۷ء) اور شیخ عبدالوہاب صلاحی رشیدی حسینی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۶۲ء) اوران کے
احباب، شاگرد ومریدین شرکت کرنے لگے - حتیٰ کہ کچھ ہی عرصہ بعد دمشق کی اہم مساجد میں
یہ محفل درود شریف بیک وقت مختلف علماء ومشائخ کی سرپرستی میں منعقد ہونے لگی - شیخ محمد
عارف عثمان کی سعی سے یہ مبارک سلسلہ دمشق سے باہر دوسرے شہروں تک پھیلتا چلا گیا،
بالخصوص حمص اور حماہ شہروں میں ان کا وسیع اہتمام ہونے لگا، حماہ میں محفل درود شریف شیخ محمد
علی مراد کی سرپرستی میں انعقاد پذیر ہونے لگی - پھر عمر بھر آپ جہاں بھی مقیم رہے اس کو جاری
رکھا -

اس محفل درود شریف کا طریقہ یہ رکھا گیا کہ سب سے پہلے تمام حاضرین میں تسبیح
تقسیم کی جاتیں جس پر انہیں درود شریف ''اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و آلہ
وسلم '' پڑھنے کی دعوت دی جاتی، اس طرح اجتماعی طور پر ایک لاکھ بار درود شریف پڑھا
جاتا - پھر أسماء اللہ الحسنی سے وسیلہ پر مشتمل امام نبہانی کا منظومہ ''المزدوجۃ
الغراء فی الاستغاثۃ باسماء اللہ الحسنی '' اور امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۹۶ھ)
کا قصیدہ بردہ سب حاضرین مل کر باآواز بلند پڑھتے - اس کے بعد ''حسبنا اللہ ونعم
الوکیل '' اور ''یا لطیف '' مقررہ تعداد میں پڑھے جاتے، پھر محفل کے سربراہ اس کا ثواب
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تحفۃً پیش کرتے - اس کے بعد نعت خواں حضرات مولود
پڑھتے، جس کے آخر میں سب حاضرین کھڑے ہو جاتے اور صوفیاء شاذلیہ کے طریقہ پر
باآواز بلند اجتماعی صورت میں ذکر اللہ کیا جاتا اور اسی پر یہ محفل اختتام پذیر ہوتی -

شیخ محمد علی مراد ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول رہا کہ آپ حماہ میں شیخ محمد الحامد نقشبندی

www.nafseislam.com

رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام جامع مسجد میں خطبۂ جمعہ دیا کرتے - اسی مسجد میں روزانہ بعد نماز
فجر درس کا سلسلہ بھی جاری تھا - جس میں شیخ محمد علی مراد، شیخ عبدالحمید طھماز، شیخ محمود الریاحی
تینوں علماء میں سے جس کو شیخ محمد الحامد حکم دیتے وہ اس روز درس دیتے - موسم گرما کی تعطیلات
میں اس کا دورانیہ بڑھا دیا جاتا اور اس میں حاضرین کی تعداد بھی بڑھ جاتی - یہ سلسلہ جاری رہا
حتیٰ کہ ۱۹۶۹ء میں شیخ محمد الحامد نے وفات پائی - اس پر شیخ مراد نے درس وتدریس، وعظ و
تذکیر کا کام آپ کی خانقاہ پر شروع کیا جو دس برس سے زائد جاری رہا اور اپنے عروج پر پہنچا -
حافظ الاسد حکومت سے اہل سنت کی یہ بیداری زیادہ عرصہ تک برداشت نہ ہو سکی اور ۱۹۸۰ء
میں اس خانقاہ پر بلڈوزر چلا کر شیخ محمد الحامد کے مزار سمیت تمام عمارات کو ملبہ کا ڈھیر بنا دیا اور
جگہ کو سرکاری تحویل میں لے کر وہاں تجارتی مرکز تعمیر کر دیا گیا اور ملحقہ مسجد کو محکمہ اوقاف کے
سپرد کر دیا گیا - اس پر شیخ محمد علی مراد سرکاری ملازمت سے الگ ہو گئے اور ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء
میں ہی ظلم وستم کی اس فضا سے اہل وعیال سمیت ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا بسے - حماہ میں
حکومت کی برپا کردہ کشیدگی بدستور جاری رہی حتیٰ کہ ۱۹۸۲ء میں نہ صرف شیخ محمد بشیر مراد کو
غائب کر دیا گیا بلکہ اس شہر میں دس ہزار سے زائد افراد قتل کیے گئے - اور حماہ جو تین عشرہ قبل علم
وروحانیت کا مرکز تھا - آج وہاں حکومت نے ایک بھی عالم ومربی کا وجود باقی نہیں چھوڑا -

شیخ محمد علی مراد نے حصول علم کیلئے عمر بھر اپنا دامن پھیلائے رکھا اور تصوف ودیگر
اسلامی علوم میں دنیا بھر کے لاتعداد مشاہیر علماء ومشائخ سے استفادہ کیا - آپ نے سلسلہ
نقشبندیہ مجددیہ میں شیخ محمد ابوالنصر خلف حمصی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اوران کے فرزند و
جانشین شیخ عبدالباسط خلف نیز شیخ ابوالنصر کے اہم خلفاء قطب شام شیخ محمد الحامد حموی
رحمۃ اللہ علیہ اور ۶ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ کو شیخ عبدالرحمن بن محمد عبدالفتاح السباعی حمصی
رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت عطا کی - حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
تک آپ کا سلسلہ طریقت یہ ہے:-

الشیخ محمد علی مراد عن الشیخ عبدالرحمن سباعی و الشیخ

www.nafseislam.com

محمد الحامد و الشيخ عبدالباسط خلف عن الشيخ محمد ابو النصر خلف عن بقية السلف الشيخ محمد سليم خلف(م ۱۳۲۸ھ) عن العارف الربانی الشيخ احمد طورزقلی ترکمانی حمصی عن الشيخ خالدضياء الدين کردی عثمانی (م ۱۲۴۲ھ) عن الشيخ عبدالله دهلوی عن الشيخ مظهرجان جانان شهيد عن الشيخ نور محمد بدوانی عن الشيخ محمد سيف الدين عن الشيخ محمد معصوم عن الامام الربانی الشيخ احمد فاروقی سرهندی نقشبندی رحمهم الله تعالیٰ۔

شیخ احمد مراد نے ۲۹ر رمضان ۱۳۶۱ھ کو آپ کو فقہ حنفی و علم حدیث میں سند روایت اور بعد ازاں تمام سلاسل تصوف بالخصوص سلسلہ نقشبندیہ میں سند اجازت عطا کی۔ حماہ میں واقع خانقاہ رفاعیہ کے سجادہ نشین شیخ محمود الشقفۃ شافعی (م ۱۳۹۹ھ) نے آپ کو مکہ مکرمہ میں سلسلہ رفاعیہ، حماہ میں سادات خاندان کے نقیب شیخ محمد مرتضی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ میں خلافت عطا کی نیز صاحب حاشیہ درمختار علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے علامہ احمد عابدین کے پوتے مفتی شام علامہ سید محمد ابوالیسر عابدین حنفی دمشقی حسینی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۱ء)، فقیہ حنفی شیخ عبدالوہاب دبس وزیت دمشقی گیلانی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۶۹ء)، ترکی زبان میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات پر ''الروض الناضر الوردی فی ترجمۃ الامام الربانی السرہندی'' نامی کتاب کے مصنف فقیہ حنفی شیخ محمد زاہد الکوثری رحمۃ اللہ علیہ، محدث اعظم مراکش و صاحب تصانیف کثیرہ علامہ سید احمد صدیق غماری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء) محدث اعظم مراکش و صاحب تصانیف کثیرہ علامہ سید عبداللہ صدیق غماری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۱۳ھ) امام جلیل علامہ سید علوی مالکی مکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۱ھ) جیسے عالم عرب کے اکابر علماء و مشائخ سے شیخ محمد علی مراد رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے مختلف ادوار میں استفادہ کیا۔

۱۳۲۳ھ کو مجدد العصر امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حج و زیارت

کیلئے حرمین شریفین حاضر ہوئے تو مکہ مکرمہ میں مراکش کے عارف کامل، محدث، محقق، مورخ علامہ سید عبدالحیٔ کتانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) نے فاضل بریلوی سے مختلف علوم میں اجازت و خلافت حاصل کی۔ فاضل بریلوی کی عربی تصنیف ''الاجازات المتينة لِعلماء بكة و المدينة'' اور علامہ کتانی کی دو تصانیف ''فهرس الفهارس والاثبات'' اور ''منح المنة فی سلسلة بعض كتب السنة'' میں اسکا ذکر کیا گیا ہے ربیع الاول ۱۳۷۴ھ میں علامہ سید عبدالحی کتانی نے شیخ محمد علی مراد اور ان کے دوست شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کو علم حدیث میں مشترکہ سند روایت عطا فرمائی۔

فاضل بریلوی کے خلیفہ مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ محمد علی مراد کے درمیان حجاز مقدس میں متعدد ملاقاتیں ہوئیں، تعلقات استوار ہوئے اور باہم مراسلت رہی۔ ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۷ء میں مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی سفر حج و زیارت سے واپس تشریف لائے تو برصغیر میں تقسیم کے باعث قتل و غارت برپا تھی اور آپ اپنے اہل و عیال کی خیریت سے بے خبر رہے، ادھر آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہوئے، جب ان دونوں مصائب سے نجات ملی تو آپ حسب معمول عالمی تبلیغی دورہ پر نکل کھڑے ہوئے اور سنگاپور پہنچے تو وہاں سے ۱۳۶۸ھ میں شیخ محمد علی مراد کو حماہ کے پتہ پر خط لکھا جس میں مراسلت میں تاخیر کے مذکورہ اسباب کا ذکر کیا نیز اپنے دورے کی تفصیلات سے مطلع کیا۔ مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی نے شیخ محمد علی مراد کو ۸ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۸ھ کو مختلف علوم تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، عقلی و نقلی علوم، سلسلہ قادریہ وغیرہ میں سند اجازت و خلافت عطا فرمائی اور اس میں آپ کو ان الفاظ سے یاد کیا:۔

''الاخ الكريم العالم الجليل و الفاضل النبيل الشاب الصالح الشيخ محمد علی المراد حفظه الله''

۲۲ر ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ بروز اتوار بعد نماز ظہر مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی نے مدینہ منورہ میں وفات پائی تو شیخ محمد علی مراد مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ آپ جمعہ کے دن اپنے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مرشد کی خیریت دریافت کرنے کیلئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر ہفتہ کی شام دوبار آپ کی عیادت کی اور جب اگلے روز آپ نے وفات پائی تو شیخ محمد علی مراد مسجد نبوی میں موجود تھے، اطلاع ملنے پر آپ سیدھے آپ کی اقامت گاہ واقع نزد باب السلام پہنچے، آپ کے غسل اور تجہیز و تکفین میں شرکت کی پھر آپ کی دست بوسی کی - اسی روز مغرب سے ایک گھنٹہ قبل مسجد نبوی میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی - اس کے بعد آپ کی چارپائی روضہ اقدس رسول اللہ ﷺ کے سامنے لے جائی گئی - پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضری دینے کے بعد باب جبریل سے باہر لے جا کر جنت البقیع پہنچائی گئی - جہاں آپ کے بڑے بھائی مولانا احمد مختار صدیقی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبدالقادر شلبی طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ کی قبور سے ملحق اور ازواج النبی ﷺ کی قبور سے شمالی جانب مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی کی تدفین عمل میں آئی - پھر شیخ محمد علی مراد نے تلقین کی اور رسم سوم کے موقع پر مولانا ضیاء الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے گھر قرآن خوانی کی مجلس منعقد کی گئی، شیخ محمد علی مراد ان سب معمولات میں شریک ہوئے -

شیخ محمد علی مراد رحمۃ اللہ علیہ نے قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خلافت پائی اور مدینہ منورہ میں آپ کے گھر منعقد ہونے والی محافل میلاد میں بارہا شرکت کی - ۴/ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء کو مولانا ضیاء الدین احمد مدنی نے وفات پائی تو شیخ محمد علی مراد آپ کی تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے اور پھر مسجد نبوی میں آپ کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی -

غزالی زماں مولانا علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ حج و زیارت کیلئے حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ محمد علی مراد آپ سے فیض یاب ہوئے - پھر مولانا ضیاء الدین قادری کے فرزند جلیل مولانا فضل الرحمٰن قادری مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ کی خواہش پر حضرت غزالی زماں نے شیخ محمد علی مراد کو حدیث و دیگر علوم اسلامیہ نیز سلاسل اربعہ چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ و نقشبندیہ میں ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ کو سند اجازت و خلافت عطا فرمائی، اور اس میں آپ کو ان

القاب سے یاد کیا:

"عمدة العلماء المحدثين وقدوة الفضلاء الراسخين العلامة صاحب الفضيلة الشيخ محمد علي المراد المفتي الاعظم بالشام المتوطن بالمدينة المنورة"-

ہندوستان کے عالم جلیل مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن قادری الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۰۰ھ میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو شیخ محمد علی مراد نے آپ سے ملاقاتیں کیں اور استفادہ کیا - پھر ۹ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ کی رات آپ کو اپنے گھر مدعو کیا، اس موقع پر مولانا حبیب الرحمٰن قادری نے شیخ محمد علی مراد کو قرآن کریم، کتب احادیث صحاح ستہ، حصن حصین، دلائل الخیرات، حزب البحر، دعاء سیفی و دیگر وظائف و اوراد کی اجازت اور سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ میں سند خلافت عطا فرمائی جو آپ کے خلیفہ مولانا محمد عاشق الرحمٰن قادری حفظہ اللہ تعالیٰ نے ۶ محرم کو قلمبند کی تھی -

۱۳/شعبان ۱۴۱۰ھ کو حضرت سید اولاد رسول محمد میاں قادری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند پیر محمد شمس الضحیٰ نے شیخ محمد علی مراد کو دلائل الخیرات کی تحریری اجازت عطا کی -

شیخ محمد علی مراد کا سلسلہ روایت و طریقت محض ایک واسطہ اور تین طرق سے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے :-

"الشيخ محمد علي مراد عن مولانا ضياء الدين احمد قادری مدنی و مولانا محمد عبدالعليم صديقي ميرٹھی مدنی و محدث الدنيا علامه سيد محمد عبدالحی كتانی مراكشی عن الإمام احمد رضا خان بريلوی رحمهم الله تعالیٰ"-

۱۴۰۱ھ تک شیخ محمد علی مراد نے جن علماء و مشائخ سے استفادہ کیا تھا، شام کے مشہور نعت گو شاعر شیخ ضیاء الدین صابونی شاعر طیبہ نے ان علماء و مشائخ کے اسمائے گرامی کو ۱۴۸ اشعار کی صورت میں قصیدہ میں منظوم کیا، اس میں مولانا عبدالعلیم صدیقی، مولانا ضیاء الدین مدنی

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اور مولانا حبیب الرحمٰن قادری کا ذکر موجود ہے۔

شیخ محمد علی مراد، فقیہ حنفی، مدرس، مربی و مرشد اور عاشق رسول ﷺ تھے۔ آپ نے تصنیف و تالیف کی بجائے تدریس اور تربیت پر زیادہ توجہ دی۔ دو تین مختصر کتب تصنیف کیں جو ابھی تک شائع نہیں ہوئیں۔ شیخ ناصر البانی (م ۱۹۹۹ء) نے قیام دمشق کے دوران مسلک اہل سنت و جماعت، تقلید امام اعظم اور تعلیمات تصوف اسلامی کو خیر باد کہہ کر وہابیت اختیار کر کے اس کی تبلیغ شروع کی تو سب سے پہلے علماء شام نے ہی زبان و قلم سے ان کے اعتراضات اور شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔ شیخ البانی نے ترک تقلید کی مہم چلائی تو شیخ عیسیٰ بیانونی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند عالم جلیل شیخ احمد عز الدین بیانونی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء) کی خواہش پر شیخ محمد الحامد حموی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۶۸ء میں تقلید کے جواز پر مختصر مگر جامع کتاب ''لزوم اتباع مذاہب الائمة حسما للفوضی الدینیة'' لکھی جس پر شیخ محمد علی مراد نے تائیدی دستخط کیے، اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ علاوہ ازیں شیخ عبدالحمید طہماز حنفی نے شیخ محمد الحامد کے سوانح حیات پر کتاب مرتب کرنے کا تہیہ کیا تو شیخ محمد علی مراد نے مواد کی فراہمی میں ان کی بھرپور مدد کی، یہ کتاب ''شیخ محمد الحامد رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام سے مکتبہ دار القلم دمشق نے ۱۹۷۰ء میں شائع کی۔ شیخ محمد علی مراد نے مسلک اہل سنت کی تائید میں لکھی گئی دیگر مصنفین کی بعض کتب کی اشاعت میں مالی معاونت کی۔

فضیلۃ الشیخ مفتی شیخ محمد علی مراد اس دور میں عالی اسناد کے حامل معدودے چند علماء میں سے تھے، لہذا آپ سے لاتعداد اہل علم نے سند روایت حاصل کی، آپ سے خلافت پائی یا آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا۔ آپ سے اخذ کرنے والے چند مشاہیر کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

- محدث حجاز، عارف کامل، صاحب تصانیف کثیرہ علامہ سید محمد بن علوی مالکی حسنی، مکہ مکرمہ
- سلسلہ شاذلیہ کے معروف پیر طریقت شیخ محمد ھشام بن شیخ محمد سعید برھانی حنفی،

دمشق

- سلسلہ نقشبندیہ کے پیر طریقت، محقق، مبلغ ڈاکٹر محمد ضیاء الدین کردی مصری شافعی، استاد جامعہ الازہر قاہرہ۔[1]
- محدث، محقق علامہ شیخ ڈاکٹر احمد معبد عبدالکریم مصری، استاد جامعہ الازہر قاہرہ
- علامہ فقیہ شیخ وھبی سلیمان غاوجی دمشقی حنفی، استاد جامعہ شارجہ
- علامہ ڈاکٹر محمد فواد البرازی، حماہ
- محدث، محقق علامہ شیخ احمد مختار رمزی مصری حنفی، قاہرہ
- ڈاکٹر محمد توفیق مخزومی، دمشق
- علامہ سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے، علامہ سید محمد حمزہ کتانی، دمشق
- محدث جلیل علامہ سید عبدالعزیز غماری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) کے فرزند علامہ سید عبدالمغیث غماری، مراکش
- شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند شیخ سلمان ابوغدہ حنفی
- علامہ محدث فقیہ سید ابراہیم الخلیفہ حسنی شافعی الاحسائی
- علامہ شیخ احمد مھدی حداد حنفی، حلب
- امداد الفتاح کے مصنف، محقق، شیخ الروایۃ شیخ محمد بن عبداللہ الرشید حنفی
- محدث، محقق علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، استاد جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
- آپ کے فرزند وحید شیخ محمد سلیم مراد ثالث، امام و خطیب ریاست العین

شیخ محمد علی مراد کی شادی اپنے چچا شیخ محمد ظافر مراد رحمۃ اللہ علیہ کی دختر سے ہوئی جن سے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا پیدا ہوئے۔ آپ کے فرزند شیخ محمد سلیم مراد ثالث نے دینی علوم کی تکمیل کی اور اب متحدہ عرب امارات کی ریاست العین میں امام و خطیب ہیں۔ شیخ محمد علی مراد ہجرت کے بعد اپنی اہلیہ سمیت مستقل طور پر مدینہ منورہ قیام پذیر رہے، لیکن آپ کے فرزند

[1] گزشتہ دنوں قاہرہ میں انتقال فرما گئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔ ۱۲ شرف قادری

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

اور متعدد عزیز و اقارب متحدہ عرب امارات کی مختلف ریاستوں میں مقیم تھے، جیسا کہ آپ کے ایک بھائی شیخ عبدالقادر مراد راس الخیمہ میں مدرس، دوسرے بھائی محمد انس مراد الجیرہ میں، آپ کی اہلیہ کے بھائی حافظ رضوان مراد دبئی میں اور آپ کے بہنوئی شیخ وھبی سلیمان غاوجی شارجہ میں تھے، اس لئے ان سب کے اصرار پر آپ موسم گرما کی تعطیلات میں ہر سال مدینہ منورہ سے عرب امارات تشریف لے جاتے۔

معلوم رہے کہ شیخ وھبی سلیمان غاوجی الالبانی ثم دمشقی حنفی حفظہ اللہ تعالیٰ متعدد کتب کے مصنف ہیں جیسا کہ 94 صفحات پر مشتمل آپ کی تصنیف ''كلمة علمية هادية في البدعة وأحكامها'' اپنے موضوع پر اہم کتاب ہے جس میں بدعت کی تعریف، اقسام اور ان کے بارے میں شرعی احکامات پر اظہار خیال کیا گیا ہے، اسکا پہلا ایڈیشن ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۱ء میں مکتبہ امام مسلم بیروت لبنان نے شائع کیا۔

۱۹۹۹ء کے اواخر میں شیخ محمد علی مراد شدید علیل ہو گئے تو آپ کے چھوٹے بھائی شیخ سعدالدین مراد حفظہ اللہ تعالیٰ آپ کو مدینہ منورہ سے اپنے پاس جدہ لے گئے۔ جہاں کچھ عرصہ آپ کا علاج جاری رہا لیکن زیادہ افاقہ نہ ہوا۔ جس پر آپ نے بھائی سے فرمایا کہ شاید میرا آخری وقت آپہنچا لہذا علاج معالجہ کو چھوڑو اور مجھے واپس مدینہ منورہ پہنچانے کی فکر کرو کہ کہیں میری زندگی کی آخری سانس مدینہ منورہ کی حدود سے باہر ہی نہ نکل جائے اور مدینۃ الرسول ﷺ میں موت کی تمنا پوری نہ ہو۔ چنانچہ آپکا علاج موقوف کر کے واپس مدینہ منورہ پہنچا دیا گیا، جہاں آپ کی صحت قدرے بحال ہونے لگی۔ مئی ۲۰۰۰ء میں آپ کی نقاہت بڑھ گئی تو آپ کے فرزند شیخ محمد سلیم مراد نے دیکھ بھال کیلئے آپ کو متحدہ امارات لے جانے کا قصد کیا لیکن آپ رضامند نہ ہوئے۔ جمعہ ۲۶/مئی کو آپ نے گھر میں محفل منعقد کی جو آپ کی زندگی کا آخری اجتماع ثابت ہوا اور ۳۰/مئی مطابق ۲۶/صفر ۱۴۲۱ھ بروز منگل بوقت گیارہ بجے دن مدینہ منورہ میں آپ کی قیام گاہ میں آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی۔ چند ہی لمحوں میں آپ کے وصال کی خبر پورے عالم اسلام تک پھیل گئی اور آپ کے احباب نماز جنازہ میں

شرکت کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ مدینہ منورہ ایئر پورٹ اور شہر مقدس میں داخل ہونے والی مرکزی شاہراہیں لوگوں اور گاڑیوں سے بھر گئیں۔ اہل حجاز، شامی، پاکستانی، ہندی ہر نسل کے لوگ آپ کے آخری دیدار کیلئے جوق در جوق پہنچنے لگے۔ مقامی قوانین کے برعکس آپ کو علماء ومشائخ نے گھر پر ہی غسل دیا تجہیز وتکفین کی اور اسی روز بعد نماز مغرب مسجد نبوی میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں جم غفیر نے شرکت کی۔ جو لوگ تاخیر سے پہنچے وہ جنت البقیع میں آپ کی تدفین میں شامل ہوئے اور وہیں پر نماز جنازہ ادا کی۔ ۲/جون کو عالم اسلام کے مختلف شہروں میں نماز جمعہ پر خطباء نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا اور آپ کے بلندی درجات کیلئے دعا کی، رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

شرف ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی کی تصانیف وتراجم

مطالع المسرات (اردو ترجمہ)

دلائل الخیرات سرکار دوعالم ﷺ کی بارگاہ ناز میں پیش کئے جانے والے درود وسلام کا وہ مقدس مجموعہ ہے جسے ہر دور کے اولیاء کرام نے بطور وظیفہ پڑھا، آج بھی ہزاروں خوش نصیب اس کا باقاعدہ ورد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں، علامہ محمد مہدی فاسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "مطالع المسرات" کے نام سے اس کی عظیم الشان شرح لکھی جو علم وفضل اور عشق ومحبت کا بیش بہا خزانہ ہے، اردو میں اس کا سلیس ترجمہ پہلی بار کیا گیا جو منظر عام پر آ گیا ہے

تعارف فقہ وتصوف

امام مالک کا مشہور مقولہ ہے کہ صاحب تحقیق اور صراط مستقیم پر گامزن وہ شخص ہے جو فقہ وتصوف کا جامع ہو، پیش نظر کتاب میں شیخ محقق امام اہل سنت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فقہ وتصوف کے حسین امتزاج، ظاہر وباطن کی ہم آہنگی اور فقہاء وصوفیہ کے درمیان مفاہمت قائم کرنے کی قابل قدر کوشش کی ہے۔ اگرچہ آج کے فقہاء تصوف آشنا ہوں اور صوفیہ فقہ سے بہرہ ور ہوں تو معاشرے میں صالح انقلاب آ سکتا ہے۔

زندہ جاوید خوشبوئیں

حضرت علامہ شیخ سید محمد صالح فرفور رحمہ اللہ تعالیٰ (دمشق) کی تصنیف لطیف "من نفحات الخلود" کا اردو ترجمہ۔

گلشن رسالت کے مہکتے ہوئے پھول .... عظمتوں کے مینار ....

اسلاف امت کے جگمگ واقعات .... اور مشام جان وایمان معطر کرنے والی داستانیں۔

﴿خطباء اور طلباء وطالبات کے لئے یکساں مفید﴾

مقالات رضویہ

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت ان کے ترجمہ قرآن کنزالایمان، تقدیس الوہیت کی پاسبانی اور قادیانیت کی تردید کے حوالے سے لکھے گئے مقالات اور مخالفین کے شکوک وشبہات کے ازالے پر مشتمل مجموعہ مقالات۔

مقالات سیرت طیبہ

یہ مجموعہ درج ذیل مقالات پر مشتمل ہے۔

☆......آئینہ سیرت النبی ﷺ

☆......النعمة الکبریٰ علی العالم، علامہ ابن حجر مکی کا اردو ترجمہ

☆......محافل میلاد اور غیر مستند روایات

☆......رحمت عالم ﷺ اور خشیت الٰہی

☆......اخلاق عظیمہ

☆......بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے والے 72 وفود۔

نور نور چہرے

نامور علماء ومشائخ کا روح پرور اور مفصل تذکرہ، جن میں روحانیت کے تاجدار بھی ہیں محدثین بھی مسند تدریس کی آبرو بھی ہیں اور دنیائے صحافت کا وقار بھی۔

من عقائد أهل السنة ﴿عربی﴾

قرآن وحدیث اور ارشادات علماء کی روشنی میں عقائد اہل سنت اتنے مدلل اور مؤثر انداز میں پیش کئے گئے ہیں کہ کسی مصنف صاحب علم کیلئے مجال انکار باقی نہیں رہتی۔ عرب وعجم کے ارباب علم ودانش نے اس کتاب کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا ہے انداز بیان مثبت اور آسان محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی کے پروقار قلم سے

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

تذکرہ اکابر اہل سنت (پاکستان)

پاکستان اللہ تعالیٰ کا عظیم عطیہ ہے، اس خطہء پاک میں اسلام کی جڑیں بہت گہری ہیں کیونکہ یہاں قدسی صفات اولیاء کرام کے فیضان نظر سے اسلام پھیلا، تذکرہ اکابر اہل سنت میں قدوۃ الاولیاء داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دامن عقیدت سے وابستہ 178 اولیاء وعلماء کے دینی، علمی، روحانی اور سیاسی کارناموں کا تذکرہ ہے جو تیرہویں اور چودہویں صدی عیسوی میں ارض پاک میں محواستراحت ہوئے۔ تاریخ وتذکرہ سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم وذوق کے لئے ارمغان جمیل۔

سدا بہار خوشبوئیں

دمشق کے عظیم عالم، علامہ سید محمد صالح فرفور کی روح پرور، ولولہ انگیز اور اعلاءِ کلمہء حق کی دعوت دینے والی کتاب "من رشحات الخلود" کا رواں دواں اردو ترجمہ جس پر اصل کا گمان ہوتا ہے، اس سے پہلے ان کی تصنیف "من نفحات الخلود" کا ترجمہ ''زندہ جاوید خوشبوئیں'' کے نام سے شائع ہوکر اہل علم سے داد وتحسین حاصل کر چکا ہے۔

عظمتوں کے پاسباں

چودھویں صدی اور اس سے پہلے کے علماء کا دل گداز تذکرہ آخر میں مختصر تأثرات تاریخ وتذکرہ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے دل کش تحفہ۔

کشور تدریس کے تاجدار

استاذ الاساتذہ ملک المدرسین مولانا علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیات وخدمات پر مختصر مگر جامع تحریر جن کے فیضان سے آج ملک بھر کے دینی مدارس آباد ہیں۔

www.nafseislam.com

www.nafseislam.com

مکتبہ قادریہ ۰ لاہور

www.nafseislam.com